مولانا رید احمد نعمانی، کراچی

اسرائیل کی شرمناک پسپائی

یہ ایک نا قابل تردید حقیقت ہے کہ یہود کا شمار انسانیت کی مبغوض ترین قوموں میں ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی واضح نعمتوں کا انکار، حق کی اتباع سے روگردانی اور انبیاء کرام علیہم السلام جیسی برگزیدہ ہستیوں کے قتل میں ملوث یہ گروہ، آج تک ابدی ذلتوں اور خدائی پھٹکار کا سامنا کر رہا ہے۔ تمام تر مادی، عسکری، اقتصادی اور ابلاغی اسباب و وسائل پر دسترس رکھنے کے باوجود نکبت و ہزیمت اس کے گلے کا ہار بنی ہوئی ہے۔ پچھلے چھ عشروں سے مسلمانوں کے قبلہ اوّل پر ظالمانہ و جابرانہ تسلط جما کر اہل فلسطین پر جس طرح زمین تنگ کی گئی، وہ اظہر من الشمس ہے۔ پوری دنیا سے دجالی پیروکاروں کو لا لا کر اسرائیل میں بسا گیا، جس کا واحد مقصد شیطانی ریاست کا استحکام اور بدی کے نمائندے دجال اکبر کے خروج کی راہیں ہموار کرنا ہے۔

اس دجالی اور طاغوتی لائحہ عمل کو عملی جامہ پہنانے میں اگر کوئی چیز رکاوٹ ہے تو وہ مسلمانان قدس کا جذبہ ایمانی اور حمیت اسلامی ہے، جس کی حرارت و تپش سے آج بھی صہیونیت کے ایوانوں میں زلزلہ برپا ہے۔ اگرچہ یہودی جارحیت اور دہشت گردی کی منہ زور یلغار نے ساکنان فلسطین کو سخت ترین مشکلات و تکالیف سے دوچار کر رکھا ہے، لیکن مصائب و آلام کے اس بھنور میں بھی فلسطینی مجاہدین استقامت و حریت کا پہاڑ بنے کھڑے ہیں۔ بلاشک و شبہ یہ سرفروش اور جانباز پوری امت مسلمہ کی طرف سے فرض کفایہ کے طور پر، سرزمین انبیا کے تحفظ و سلامتی کی سنہری تاریخ، اپنے لہو کی سرخی سے رقم کر رہے ہیں۔

تازہ ترین اطلاع کے مطابق اسرائیل اپنے فوجی قیدی گیلاد شالیت کی رہائی کے معاملے میں اسلامی تحریک مزاحمت (حماس) کے آگے سرنگوں ہو چکا ہے۔ حماس نے جون 2006ء میں سرحد پر ایک جھڑپ کے دوران مذکورہ فوجی کو یرغمال بنایا تھا۔ جس کے بعد اسرائیل نے متعدد بار غزہ پر وحشیانہ حملے کیے لیکن اسے چھڑانے میں ناکام رہا۔ اس خبر نے فلسطینی مسلمانوں میں جشن کا سا سماں پیدا کر دیا ہے۔ حماس کے سیاسی شعبے کے سربراہ خالد مشعل نے ''وفا الاسریٰ'' نامی معاہدہ کی تصدیق کرتے ہوئے کہا ہے کہ اسرائیلی فوجی کی رہائی کے بدلے میں اسرائیلی جیلوں میں موجود تقریباً 5 ہزار فلسطینی قیدیوں میں سے ایک ہزار 27 قیدی رہا کر دیے جائیں گے۔ ان قیدیوں کی رہائی دو مرحلوں میں ہوگی۔ پہلے مرحلے میں 450، اور بقیہ دو ماہ بعد بازیاب ہوں گے۔

دوسری طرف فلسطینی تنظیم "مزاحمتی کمیٹیز" کے ترجمان ابومجاہد کے مطابق اسرائیل اور حماس کے درمیان متذکرہ معاہدے کے تحت صہیونی فوجی کو محفوظ راستے سے غزہ سے مصر لے جایا جائے گا۔ جب صہیونی جیلوں سے پہلے مرحلے میں ساڑھے چار سو پابند سلاسل افراد کو رہا کر دیا جائے گا، تو اس کے ساتھ ہی مجاہدین کے پاس موجود صہیونی قیدی کو بھی مصر کے حوالے کر دیا جائے گا۔ اور گیلاد شالیت اس وقت تک مصر کی تحویل میں رہے گا جب تک معاہدے کے تحت باقی ماندہ فلسطینی قیدی رہا نہیں کرا لیے جاتے۔ حماس کے پارلیمانی لیڈر ڈاکٹر صلاح الدین بردویل نے بھی معاہدہ کی شفافیت کو بیان کرتے ہوئے کہا ہے: "اسرائیل کی جیلوں میں زیر حراست ایک ایک قیدی فلسطینی قوم کا ہیرو ہے۔ اسرائیل حماس کے ساتھ فلسطینی اسیران کی رہائی کے اس معاہدے کو کسی سازش میں تبدیل نہیں کر سکتا۔ یہ بات غلط ہے کہ حماس نے قیدیوں کی ڈیل کے دوران اسرائیلی شرائط کو تسلیم کیا ہے۔"

حقیقت یہ ہے کہ اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو کی درج بالا معاہدہ پر غیر مشروط آمدگی نے شکست و رسوائی کا ایک اور طوق ان کے گلے میں ڈال دیا ہے۔ وہی اسرائیل جس کی ہٹ دھرمی اور کینہ پروری نے پورے عالم عربی کو ایک آتش فشاں بنا رکھا ہے۔ جس کی فوج غزہ پر ممنوعہ ہتھیاروں سے لیس ہو کر بین الاقوامی ضابطوں کو سر عام پامال کر رہی ہے۔ جس کی ظالمانہ قبضہ گیری اور باطنی خباثت نے لاکھوں فلسطینیوں کو ان کے آبائی علاقوں سے نکلنے پر مجبور کر دیا ہے۔ جس کی سنگ دلی اور انسانیت کش فطرت نے غزہ کے لاکھوں باشندوں کو بھوک و پیاس برداشت کرنے پہ مجبور کر رکھا ہے، کتنی ہی معصوم و پاکباز خواتین کو اسرائیلی زندانوں میں قید کر دیا گیا ہے، ہزاروں جاں بلب مریض دواؤں کی عدم دستیابی کی وجہ سے موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہیں۔ جس کی جبلی شقاوت اور فطری گندگی نے مسجد اقصیٰ کی بنیادوں کو کھوکھلا کر کے رکھ دیا ہے۔

گیلاد شالیت کے بدلے فلسطینی اسیرین کی اسرائیلی عقوبت خانوں سے آزادی، بلاشبہ حماس کے لیے نیک شگون اور امت مسلمہ کے لیے باعث صد مسرت ہے۔ اہل فلسطین کی محبوب و مقبول جماعت "حماس" کی منظم، ٹھوس اور جامع پالیسیوں نے جہاں اسے ساکنان قدس میں تاریخ ساز شہرت و قبولیت بخشی ہے۔ وہاں بیت المقدس کے تحفظ ودفاع اور صہیونی ریشہ دوانیوں سے امت مسلمہ کو باخبر رکھنے میں بھی کلیدی اور مؤثر کردار ادا کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ غزہ جہاں آج حماس کی آئینی و جمہوری حکومت قائم ہے، طاغوتی قوتوں کا خصوصی ہدف بنا ہوا ہے۔ سلام ہے جرأت واستقامت کے ان پتلوں کو جو مالی، اقتصادی اور عسکری بے سروسامانی کے باوجود شیطانی ذریت کے آگے ڈٹے ہوئے ہیں۔ ان جاں گسل حالات وواقعات کے پس منظر میں یہ "خبر" حبس آلود موسم میں اہل ایمان کے لیے باد نسیم کا خوش گوار جھونکا ہے، جس کی ٹھنڈک ان شاء اللہ نوید جاں فزا ثابت ہوگی۔